پاک بھارت جنگ کا خطرہ ٹلا نہیں' برقرار ہے

نزولِ قرآن اور بعثت محمدی ﷺ کا اہم ترین مقصد لوگوں کو آخرت کے ہولناک انجام سے خبردار کرنا ہے

دینی جماعتیں بھی حکمران طبقہ اور قوم کو اللہ کی جناب میں رجوع اور توبہ کی اہمیت اجاگر کرنے سے پہلو تہی کر رہی ہیں!

چین کی پاکستان کے ساتھ روایتی گرم جوشی میں واضح کمی اس بات کی غماز ہے کہ چین کو بتدریج مسلم ممالک سے دور کیا جا رہا ہے

کسی کو کافر کہنے پر چودہ سال قید کی تجویز تکفیر کا دروازہ بند کرنے کے مترادف ہے

مسجد دارالسلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے ۱۸/جون ۹۹ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

حمد و ثناء' تلاوت آیات اور ادعیۂ ماثورہ کے بعد فرمایا:
سورہ مدثر کی ابتدائی تین آیات میں رسالت محمدی ﷺ کے نقطۂ آغاز اور منتہائے مقصود دونوں کی نشاندہی فرمادی گئی ہے: ﴿ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○ ﴾ "اے کمبل اوڑھ کر لیٹنے والے' اٹھئے' انذار (خبردار) کیجئے اور اپنے رب کی کبریائی کا اعلان کیجئے یعنی (بالفعل) اپنے رب کی بڑائی کو قائم کیجئے۔"

گویا آنحضورؐ کے فرض منصبی کا آغاز اور مرکز و محور انذار آخرت ہے" اور آپؐ کی جدوجہد کا منتہائے مقصود "اقامت دین" یعنی اللہ کی بڑائی قائم کرنا ہے۔ قرآن مجید کی دوسری آیات سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ سورۃ فرقان کے آغاز میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ○ ﴾ "بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر الفرقان (قرآن مجید) اُتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والے (انذار کرنے والے) بن جائیں۔"

یہاں قرآن کے نزول کا مقصد بھی یہی انذار آخرت بیان ہو رہا ہے اور آپؐ کا فرض اولین بھی یہی قرار پایا ہے۔ اسی طرح سورۃ الانعام میں فرمایا گیا: ﴿ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ﴾ "یہ قرآن مجھ پر اس لیے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جس تک بھی یہ پہنچے خبردار کردوں۔"

اس آیۂ مبارکہ میں انذار کا ذریعہ اور آلہ قرآن حکیم کو قرار دیا گیا ہے کہ اس کی آیات کے ذریعے لوگوں کو خبردار کیجئے۔ حضورؐ کی بعثت کے دو درجے بیان ہوئے ہیں۔ جزیرہ نمائے عرب کی حد تک تو یہ فریضہ آپؐ نے بنفس نفیس سرانجام دیا۔ لیکن آپؐ کی بعثت چونکہ کل روئے ارضی کے تمام انسانوں کے لئے ہے لہٰذا قیامت تک آنے والے انسانوں کو خبردار کرنے کی ذمہ داری کا بوجھ ہر اس شخص کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہے اور آپؐ کا نام لیوا ہے۔ جیسا کہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔ ((بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً)) "میری طرف سے (On my behalf) پہنچا دو' خواہ ایک ہی آیت ہو۔"

بہرحال تشویشناک بات یہ ہے کہ آج حضورؐ کے اس مشن کی تکمیل کے لئے کام کرنے والی جہادی تحریکوں میں منتہائے مقصود یعنی "غلبہ و اقامت دین" کا چرچا اور شعور تو بہت ہے لیکن نقطۂ آغاز یعنی "انذار" کی جانب توجہ بہت کم ہے۔ اگرچہ اس منزل کے حصول کے لئے منہاج محمدی ؐ کو چھوڑ کر جو دوسرے طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں وہ بھی درست نہیں۔ چنانچہ طریقۂ کار کی درستگی کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تحریکوں کے کارکنوں میں کار رسالت کے نقطۂ آغاز یعنی انذار آخرت کا شعور پیدا کیا جائے ورنہ معاشی' سیاسی و سماجی عدل کے لئے جدوجہد کرنے والی کسی سیکولر تحریک اور دین اسلام کے نظام کے قیام کی جدوجہد کرنے والی دینی تحریک میں کوئی نمایاں فرق باقی نہ رہے گا۔

جو چیز دینی و جہادی تحریکوں کو اہل دنیا کے طریقوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کی تمام جدوجہد میں مطلوب و مقصود کی حیثیت رضائے الٰہی اور اخروی کامیابی کو حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ چیز ہر کلمہ گو کے پیش نظر رہے گی تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ ہر آن اللہ کی بخشش' رحمت اور مغفرت کا طلبگار ہو گا۔ اس کا طرز عمل بعینہٖ جو سورہ ذاریات کی اس آیت کے مطابق ہو گا کہ ﴿ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ ﴾ "لوگو دوڑو اللہ کی طرف" یعنی اس کی رضا اور بخشش کے لئے اس کی طرف رجوع کرو۔"

یہی طرزِ عمل اختیار کرنے کی سورۃ آل عمران اور سورۃ حدید میں دعوت دی گئی ہے۔ سورۂ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴾
"اور جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت اور زمین و آسمان جتنی چوڑی جنت کی طرف جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے؟

قرآن مجید کا اسلوب یہ ہے کہ اہم مضامین کم از کم دو بار ضرور بیان ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورہ حدید میں ایک لفظ کی تبدیلی سے یہی حکم دیا گیا ہے۔ ﴿ سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ﴾ "لوگو (ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو) اللہ مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی زمین و آسمان کی چوڑائی کے برابر ہے۔"

جنت کے طول و عرض کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ نچلی جنت والا اوپر کے درجے کی جنت کو ایسے دیکھے گا جیسے تم زمین سے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔"

ان آیات میں اس جنت کی طرف مسارعت و مسابقت کی تلقین کی جا رہی ہے کہ وہ مسلمان جو اپنے افعال' اعمال اور نیتوں پر سنسر بٹھا کر زندگی بسر کرے گا وہ اس جنت کا مستحق ہو گا۔

سورۃ حدید کی اس آیت میں آگے فرمایا: ﴿ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ﴾ "یہ تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور

رسول پر (سچے دل سے) ایمان لائے۔ یہ (جنت) فضل ہے اللہ کا۔ وہ جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے" وہ بلا کسی استحقاق بھی اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے نواز سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کوئی شخص محض اپنے اعمال کی بنا پر جنت کا حقدار نہیں بن سکتا۔ حضور ﷺ نے ایک بار فرمایا کہ کوئی شخص صرف اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جا سکے گا' سوائے اس کے کہ اللہ کا فضل شامل حال ہو۔ کسی صحابیؓ نے پوچھا حضورؐ کیا آپؐ بھی؟۔ آپؐ نے فرمایا "ہاں میں بھی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک اللہ کی رحمت کی چادر مجھے ڈھانپ نہ لے۔"

اب یہاں ایک واضح تقسیم سامنے آگئی کہ انسانوں میں سے کوئی طالب دنیا ہوگا یا کسی کا مقصود آخرت اور جنت ہوگی۔ اس اعتبار سے آخرت میں دو نتیجے نکلیں گے : ﴿ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ﴾ یعنی جنہوں نے اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف دوڑ لگائی ان کے لئے مغفرت بھی ہے اور رضوان بھی ہے اور اگر کسی شخص کا طلب دنیا والا پلڑا بھاری رہا تو وہ آخرت میں شدید عذاب کا مستحق ہوگا۔

اس آیت کا آخری ٹکڑا یہ ہے : ﴿ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾ "اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے"۔ یعنی جس نے دنیا کو اس طور پر بسر کیا کہ ؏ "بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں" اور اس کو آخرت کی تیاری کا ذریعہ بنایا وہ تو کامیاب ہے لیکن جسے اس دنیا اور یہاں کی زیب و زینت نے آخرت سے غافل کر دیا اس کے لئے یہ دنیا دھوکے کا سامان ہے۔

سورہ حدید ہی میں حیات دنیوی کے پانچ ادوار گنوائے گئے ہیں کہ انسان کس طرح آخرت سے غافل ہو کر دنیا کے چکر میں پھنسا رہتا ہے۔ ﴿ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ﴾ "جان لو دنیا کی زندگی کھیل ہے' اور لهو (تماشا) ہے اور زینت و آرائش ہے اور آپس میں فخر و ستائش اور مال و اولاد میں زیادہ کی طلب و خواہش رکھنا ہے"۔ ان پانچ ادوار میں بچپن کا کھیل کود "لعب" ہے۔ پھر انسان ذرا لڑکپن کی حد کو پہنچتا ہے تو اسی کھیل میں لذت لیتا ہے۔ اب یہ "لهو" ہے۔ جوانی کی حدود میں قدم رکھتے ہی اپنی زینت و آرائش کی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے اور انسان اپنے لباس' ہیئر کٹ وغیرہ کے بارے میں بڑا حساس ہو جاتا ہے۔ جب تیس پینتیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اپنے حسب' نسب' دولت یا عہدہ پر فخر شروع ہو جاتا ہے اور یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی معاملے میں اس کی مونچھ نیچی نہ ہو۔ جب بڑھاپے کو پہنچتا ہے تو اس میں یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ اب چاہے مونچھ کٹ بھی جائے لیکن دولت آنی چاہئے اور اولاد یعنی بازو زیادہ سے زیادہ ہونے چاہئیں۔ پھر یہ حال قبر تک جاری رہتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ تکاثر میں ہے : ﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴾

انسان کی زندگی کی ان مختلف کیفیتوں کو سورہ حدید کی اسی آیت میں ایک تمثیل سے واضح کیا گیا ہے۔ ﴿ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۝ ﴾ "اس کی مثال ایسے ہے جیسے بارش کہ (اس سے کھیتی اگے اور) پھر جب وہ لہلہاتی ہے تو کسانوں کو بھلی لگتی ہو۔ پھر (اے دیکھنے والے) تو اس کو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے اور پھر چورا چورا ہو جاتی ہے۔"

یہی انسان کا معاملہ ہے کہ جیسے کھیتی زمین سے نکلتی ہے اور چار چھ ماہ کے بعد جب فصل کٹ جاتی ہے تو چورا چورا ہو کر زمین میں شامل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انسان بھی دنیا میں اپنی طبعی عمر گزار کر موت کے بعد مٹی میں دفن ہو جاتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نباتات میں حیات کا یہ چکر چند ماہ کے اندر مکمل ہو جاتا ہے جبکہ انسانی حیات کا سائیکل چالیس پچاس برس میں مکمل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ ہر آدمی دروں بینی کرے کہ میری صلاحیتیں' میری توانائیاں کس مقصد کے لئے لگ رہی ہیں۔ یہ انسان کا بڑا المیہ ہے کہ وہ دنیا میں مشقت بھی کرتا ہے۔ بڑی بڑی مشکلات سے گزرتا ہے اور اس سب پر مستزاد اسے اللہ کے حضور پیش ہو کر اپنی اس تمام سعی و جہد کے بارے میں جواب دہ بھی ہونا ہے۔ سورۂ انشقاق میں اس صورت حال کا نقشہ یوں بیان ہوا ہے : ﴿ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴾ انسان اس دنیا میں محنت مشقت تو کرتا ہی ہے۔ کامیاب وہ ہے جس نے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالا اور آخرت میں جنت بھی حاصل کر لی۔ ایسے بھی انسان ہیں جو دن بھر محنت و مشقت کر کے شام کو اپنے کندھوں پر گناہوں کی گٹھڑی اٹھا لاتے ہیں۔ ان کی سعی و جہد آخرت کے اعتبار سے بیکار ہے ؎

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

چنانچہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ میں کس درجے میں دنیا کا طالب ہوں اور کس درجے عقبیٰ کا طلبگار ہوں۔

آج ملت اسلامیہ پاکستان جبکہ بھارت سے جنگ کے دوراہے پر کھڑی ہے ہمیں اپنا تجزیہ کرنا چاہئے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ اگر کہیں طلب دنیا والا پلڑہ بھاری ہے تو ہمیں فوراً اپنی ترجیحات بدلنی چاہئیں اور اللہ کی مغفرت کی طرف دوڑ لگانی چاہئے تاکہ ہم اللہ کی تائید و نصرت کے حقدار بن سکیں۔

امکانِ شش جہات کی تعبیر آپؐ ہیں

شبیر بخاری

صدق و یقینِ ذات کی تفسیر آپؐ ہیں — علمی تجلیات کی تصویر آپؐ ہیں
صدیوں سے دیکھتے رہے سب انبیاء جسے — اس دل نشین خواب کی تعبیر آپؐ ہیں
پاکیزہ جس سے فکر و نظر کا نظام ہے — قرآن کی وہ آیۂ تطہیر آپؐ ہیں
اے رہبرِ شعور! جمالِ خرد کے نور — ظلماتِ کائنات کی تنویر آپؐ ہیں
حاصل ہے آپؐ کو شرفِ لولاک کا خطاب — خشک و ترِ حیات کی تقدیر آپؐ ہیں
دونوں جہاں کا آپؐ ہیں سرمایۂ وقار — دونوں جہاں کی شوکتِ توقیر آپؐ ہیں
ذکر آپؐ کا بلند ہے فکر آپؐ کا بلند — عرشِ بریں کی عظمتِ تحریر آپؐ ہیں
ہیں آپؐ شاہکارِ حیاتِ جہانِ نو — امکانِ شش جہات کی تعبیر آپؐ ہیں
پھر دورِ انقلاب ہے محتاجِ نگہ فیض — شوقِ علم و عزمِ جہاں گیر آپؐ ہیں

اِک بار پھر ملے ہمیں معراجِ زندگی!
تیرا وہ نقشِ پا! ترا منہاجِ زندگی!!

اخبارات سے اگرچہ ظاہر ہو رہا ہے کہ پاک بھارت جنگ ٹل گئی ہے لیکن میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ جنگ ہمارے سر پر کھڑی ہے۔ ان حالات میں ایک بات خوش آئند ہے کہ اہل سیاست نے متوقع جنگ کے خطرہ کے پیش نظر اپنی سیاست کا دفتر فی الحال لپیٹ دیا ہے۔ جیسا کہ قاضی حسین احمد اور طاہر القادری صاحب نے کہا ہے کہ حکومت سے اختلافات اپنی جگہ لیکن دفاع کے معاملے میں ہم ایک ہیں۔ تاہم دو پہلو اب بھی انتہائی تشویشناک ہیں۔

ایک یہ کہ اس موقع پر کسی دینی جماعت نے یہ نہیں کہا کہ عوام اور حکومت اللہ کی جانب رجوع کریں اور اس کی نصرت کے حصول کی کوشش کریں۔ ہمارے دینی جذبات اس حد تک سرد ہو چکے ہیں کہ کسی کو توبہ کرنے یا حرام خوری چھوڑنے کا خیال نہیں آیا۔ بدقسمتی سے آج اگر مسارعت اور مسابقت ہے تو انعامی سکیموں کے ذریعے جوئے کے میدان میں ہے۔ جو اللہ کے غضب کو مزید بھڑکانے کا سبب بن سکتی ہے۔

دوسرا تشویشناک پہلو یہ ہے کہ چین اب ہمارے ساتھ کچھ سردمہری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ اور یہودی لابی امریکی دانشور سیموئیل پی ہنٹنگٹن کی تجویز پر چین کو بتدریج مسلمانوں سے دور کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے تاکہ مسلمان ممالک یعنی پاکستان' افغانستان اور حال ہی میں آزاد ہونے والی مسلمان روسی ریاستیں چین کے ساتھ مل کر مغربی اقوام خصوصاً امریکہ اور یہودیوں کے لئے خطرہ نہ بن سکیں۔

لندن سے شائع ہونے والے ایک میگزین "Impact" نے لکھا ہے کہ عین ممکن ہے کہ اس وقت مقبوضہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ امریکی سازش کا نتیجہ ہو۔ جس کے ذریعے پاکستان کو سخت دباؤ میں لاکر بے بس کر دیا جائے اور یوں پاکستان اپنی ایٹمی صلاحیت سے دستبردار ہونے اور اوسلو اور کیمپ ڈیوڈ طرز کے معاہدہ کے لئے مجبور ہو جائے۔

متحدہ علماء بورڈ کی سفارشات : ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے قیام کے لئے بنائی گئی علماء کمیٹی نے میری سربراہی میں دو مسودے تیار کئے تھے۔ ایک صحابہ کرامؓ' امہات المومنین' ائمہ اہل بیت عظام اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی توہین کا ارتکاب کرنے والوں کو ۱۴ سال سزا دینے سے متعلق تھا۔ دوسرا مسودۂ قانون "مسئلہ تکفیر" پر تھا۔ اس کے مطابق اگر کوئی فرد یا فرقہ کسی شخص یا گروہ کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے تو وہ اپنا یہ نقطہ نظر وفاقی شرعی عدالت میں ثابت کرے اور اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکنے کی صورت میں کفر کا الزام لگانے والے شخص کو سخت ترین سزا دی جائے۔

اس ضمن میں متحدہ علماء بورڈ نے اپنی سفارشات میں پہلے مسودہ قانون کو تو جوں کا توں شامل کیا ہے۔ مگر دوسرے مسودے کا ادھورا حصہ شامل کیا گیا ہے یعنی کسی کو محض کافر کہنے والے کے لئے ۱۴ سال قید کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ میرے نزدیک اس طرح کا قانون بنانا "نیم حکیم خطرۂ جان" والا معاملہ ہو گا کیونکہ اس طرح تکفیر کا دروازہ بالکل بند کر دیا گیا ہے۔ جبکہ اسلامی ریاست میں تکفیر کا عمل ایک ناگزیر معاشرتی و دینی ضرورت ہے۔ اس قسم کا ادھورا قانون بنا دینے کا مطلب تو یہ ہو گا کہ اگر ہمارے ملک میں سلمان رشدی یا تسلیمہ نسرین جیسا کوئی بدبخت پیدا ہو جائے تو اس کی تکفیر کرنے پر بھی ۱۴ سال قید ہو گی۔ جو کسی طور درست نہیں۔ چنانچہ میں حکومت وقت اور علمائے کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ یا تو متحدہ علماء بورڈ کی سفارشات سے اس حصہ کو نکال دیا جائے یا پھر علماء کمیٹی کے دوسرے مسودۂ قانون کی روشنی میں اس حصہ کو جامع انداز میں شامل کیا جائے۔

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

ضربِ مؤمن '۱۸ تا ۲۴/ جون ۹۹ء

آج افغانستان کا ایک چھوٹا سا طالب علم اسلام کا نمائندہ ہے

پاکستان کے نامور عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی نے قندھار میں علماء کرام کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی نے ماسکو جا کر لینن سے اپنی ملاقات میں اسلام کے نقطہ نظر سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ اور فلسفہ پیش کیا تو اس نے پوچھا تھا کہ اسلامی نظام کا عملی نمونہ کہاں ہے؟ جس کا جواب ان کے پاس نہیں تھا لیکن آج الحمد للہ یہ عملی نمونہ امارت اسلامیہ کی شکل میں موجود ہے۔ انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ پیارے طلبہ اب آپ عظیم امتحان میں ہیں' آپ اس ذات کا انتخاب ہیں جو پورے جہان کا مالک اور خالق ہے۔ اگر آپ نے بھی جہاد اسلام اور قوم سے خیانت کی تو خدا کی قسم مجددی' ربانی' مسعود اور حکمت یار سے زیادہ ذلیل ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا یاد رکھنا صرف ڈنڈے سے حکومت نہیں کی جا سکتی بلکہ اسلامی اخلاق کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو جیت لینا چاہئے۔ آج پاکستان' سعودی عرب' انڈونیشیا' ملائیشیا اور دیگر اسلامی ممالک میں بے شمار علماء موجود ہیں لیکن اسلام کا نمائندہ افغانستان کا ایک چھوٹا سا طالب علم سمجھا جاتا ہے۔ آج آپ کی وجہ سے دنیا میں اسلام کی عزت اور شان و شوکت ہے۔

جلال آباد : آلات موسیقی' گانوں کی کیسٹیں' ویڈیو کیسٹیں اور ہارمونیم نذر آتش

جلال آباد کے سرحدی شہر طورخم میں آلات موسیقی مجمع عام میں جلا دیئے گئے' ان آلات میں پانچ سو گانے کے کیسٹ' ۱۰ ویڈیو کیسٹ' ایک ہارمونیم وغیرہ شامل ہیں۔ اس طرح جلال آباد امر بالمعروف کے محکمہ کی گشتی ٹیم نے ضلع سرخرود میں جوا کھیلنے والے کچھ افراد کو گرفتار کر لیا اور ان سے کچھ آلات موسیقی بھی برآمد کر لئے۔ ملزمان کو شرعی کارروائی کے لئے حکام نے جیل میں بند کر دیا۔

امر بالمعروف حاکم کی نگرانی ہی میں صحیح طور پر ہو سکتا ہے ○ وزیر امر بالمعروف

وزیر امر بالمعروف و نہی عن المنکر مولوی محمد ولی نے کہا ہے کہ بحمد اللہ شروع سے یہ خدمت میرے ذمے ہے اور پہلے کی نسبت منکرات میں ۸۰ فیصد کمی ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ جب معاشرے کا ماحول درست ہو جاتا ہے تو لوگ خود منکرات سے اجتناب کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بعض لوگوں کا یہ وہم باطل ہے کہ وہ اپنے ہر قول اور ہر بات کو امر بالمعروف سمجھ بیٹھتے ہیں در حقیقت امر بالمعروف حاکم کی ذمہ داری ہے اور یہ کام حاکم ہی کر سکتا ہے یا حاکم کی نگرانی ہی میں صحیح طور پر ہو سکتا ہے۔ اب بحمد اللہ افغانستان کے معاشرے میں ترک نماز' جھوٹ' داڑھی منڈانے یا کٹانے کو لوگ حرام سمجھتے ہیں۔

مشرقی افغانستان کے سب سے بڑے ہسپتال "صحت عامہ" کی کارکردگی عروج پر

مولوی شیر علی حنفی صوبائی وزیر صحت عامہ نے ضرب مومن کو بتایا کہ شہر جلال آباد میں واقع صحت عامہ کے نام سے مشہور ہسپتال پورے مشرقی افغانستان میں سب سے بڑا ہسپتال ہے۔ پہلے یہ دو صد بستر کا تھا لیکن عوام کی سہولت کی خاطر اسلامی امارت نے اس کو چار صد بستر بنا دیا۔ صوبہ ننگرہار کے ہر ضلع میں اس کی ایک شاخ موجود ہے اور صوبہ لغمان اور کنڑ میں اس کی دو بڑی شاخیں ہیں۔ ہسپتال میں سینکڑوں مرد اور عورت ڈاکٹر اور نرسیں موجود ہیں اور زنانہ اور مردانہ وارڈ الگ الگ ہیں۔ اس ہسپتال میں مختلف مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ہسپتال کے تمام اخراجات اسلامی امارت برداشت کرتی ہے البتہ دواؤں میں چند رفاہی ادارے تعاون کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتال کا تمام عملہ اور ڈاکٹر صورتاً اور سیرتاً شریعت کے پابند ہیں اور کام شروع ہونے سے پہلے درس قرآن مجید میں شریک ہوتے ہیں۔

گزشتہ ہفتہ کا بجٹ پرانا ہو گیا ہے اور رواں ہفتے میں نیا بجٹ آ گیا ہے

اسلام آباد کی آئینی لیبارٹری میں پارلیمانی نظام کی نئی قسم تیار کر لی گئی ہے اور اس کا تجربہ سندھ میں کیا جا رہا ہے

میاں صاحب! اپنے بیانات سے مکر جانا کسی غیر مسلم سیاستدان کا وطیرہ ہو سکتا ہے، مسلمان سیاستدان کا نہیں

مرزا ایوب بیگ، امیر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور

گذشتہ ہفتے والا بجٹ پرانا ہو گیا ہے۔ اٹھارہ اشیاء پر ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پروفیشنل ٹیکس کی حد پچاس ہزار روپیہ سے بڑھا کر ایک لاکھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ پام آئل پر ڈیوٹی میں ایک ہزار روپے اور سویابین آئل پر ۲۵۰ روپے فی ٹن اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بہرحال حکومت بجٹ کے معاملے میں کنفیوژن پیدا کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ البتہ رواں ہفتہ میں کارگل کی جنگ کے حوالے سے حکومت سفارتی سطح پر تو بری طرح ناکام ہوئی ہے۔ امریکہ نے لگی لپٹی رکھے بغیر واضح کر دیا ہے کہ پاکستان در اندازوں کو کارگل سے نکالے۔ امریکی وزیر خارجہ انڈر فرتھ نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ بھارت امریکہ کا فطری حلیف ہے۔ اسد اللہ غالب مرحوم نے شاید کسی ایسی ہی صورتحال میں کہا تھا "یہ جانتا گر تو نہ لٹاتا اپنے گھر کو میں" روس ایک اخباری خبر کے مطابق اس حوالے سے پاکستان کو دھمکی دے چکا ہے۔ چین کے انداز میں گرمجوشی کا نہ ہونا بھارت کی بہت بڑی سفارتی کامیابی ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ جی ایٹ کے جس مشترکہ اعلامیہ پر پاکستان کی وزارت خارجہ بغلیں بجا رہی ہے یہ مشترکہ اعلامیہ حقیقت میں پاکستان کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ اس میں کارگل کی جنگ کی بنیاد پاکستانی در اندازوں کو قرار دیا گیا ہے اور اس علاقے میں حالیہ جنگ سے پہلے کی صورتحال کو بحال کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس کے ساتھ جنگ بندی اور مذاکرات کے لئے بھی کہا گیا ہے جو عین بھارتی موقف ہے۔ کارگل کی چوٹیاں خالی کرنے کی صورت میں بھارت بھی مذاکرات پر تیار ہے۔ اسلامی ممالک کو افسوسناک چپ لگی ہوئی ہے۔ عرب اسرائیل جھگڑے میں ہمارا رویہ شروع سے مدعی ست گواہ چست کے مصداق ہے لیکن کسی ایک مسلمان ملک خصوصاً عرب ممالک کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ کھل کر کشمیریوں کی جدوجہد آزادی ہی کی حمایت کر دیتے۔ مسلمان ممالک کی تنظیم OIC ایک مردہ تنظیم ہے اور وہ امت مسلمہ کو حقیقی معنوں میں ایک پلیٹ فارم پر لانے اور قوت و وسائل کو یکجا کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔

داخلی طور پر اس لحاظ سے صورتحال بڑی تسلی بخش ہے کہ تمام حکومت دشمن جماعتیں اور شخصیتیں بھارت سے کشیدگی کے حوالے سے حکومت کو اپنا مکمل اور غیر مشروط تعاون کا یقین دلا چکی ہیں۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد صاحب کہہ چکے ہیں کہ یہ سیاست کا وقت نہیں ہے۔ عوامی تحریک کے پروفیسر طاہر القادری صاحب اپنے لاکھوں رضا کاروں کے ساتھ اپنا غیر مشروط تعاون پیش کر رہے ہیں۔ بے نظیر بھٹو اگرچہ دیار غیر میں الٹ پلٹ بیان داغ رہی ہیں لیکن پاکستان میں پیپلزپارٹی کی قیادت بقول اس کے تمام غیر قانونی انتقامی کارروائیوں کے باوجود پارلیمنٹ میں اپنا تعاون پیش کر چکی ہے لیکن یہ سب کچھ اپوزیشن کی طرف سے یکطرفہ طور پر ہو رہا ہے۔ ان اپوزیشن جماعتوں کو اعتماد میں لینا تو دور کی بات ہے رسمی طور پر اس غیر مشروط تعاون کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا گیا بلکہ ایک ایسے وقت میں جب کہ ہر ایک کی نظریں بارڈروں پر لگی ہیں ایٹمی قوت کے حامل دو ممالک کی افواج ریڈ الرٹ کی حالت میں ہیں۔ ملک کا ہر طبقہ ہر شعبہ بھارت سے متوقع جنگ کے اسباب اور متوقع نتائج پر غور کر رہا ہے۔ خصوصاً فوج کے پاس سر کھجانے کا وقت نہیں۔ نواز حکومت نے اس مصروفیت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے سندھ میں دھماکہ کر دیا ہے۔ وہ فوجی گورنر جو مرکزی حکومت کے اشاروں پر ناچنے کے لئے تیار نہیں تھا اسے اچانک سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ سابقہ گورنر کی پنجاب سے درآمد شدہ آئی۔جی کے ساتھ بن نہیں آ رہی تھی اور نہ ہی وہ غوث علی شاہ کو مشیر اعلیٰ بنانے پر رضامند ہو رہے تھے۔ غوث علی شاہ جو سندھ کے عوامی حلقوں میں ہی نہیں خود مسلم لیگ میں انتہائی متنازعہ شخصیت ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب پیپلزپارٹی کی دشمنی میں جنرل ضیاء الحق پاکستان نہیں اسلام کے خلاف زبان درازی کرنے والے جی ایم سید کو سینے سے لگائے ہوئے تھے اور ہر تیسرے دن ان کی عیادت کرنے پہنچ جاتے تھے۔ انہی دنوں میں سندھ کی مسند اقتدار پر جی ایم سید کی خواہش پر غوث علی شاہ کو بٹھایا گیا تھا۔ غوث علی شاہ نے ہی سندھ میں ایم کیو ایم کا پودا لگایا اور اس کی آبیاری بھی کی۔ بعد ازاں جب ان کی مالی کرپشن، خصوصاً کراچی میں ہزاروں پلاٹوں کی بندر بانٹ کے حوالے سے سندھ کے بچے بچے کی زبان پر آ گئی تو انہیں صوبائی سطح سے غائب کر کے ان کی خدمات مرکزی حکومت کے حوالے کر دی گئیں۔ مرکزی حکومت نے سندھ میں جو انقلابی قدم اٹھایا ہے وہ بڑے سے بڑے آئینی ماہر کی سمجھ اور فہم سے بالاتر ہے۔ آئین کے آرٹیکل ۲۳۲ (۲ سی) میں واضح ہے کہ کسی صوبے میں گورنر راج کی صورت میں گورنر صوبائی حکومت کے اختیار استعمال کر سکتا ہے۔ خود وفاقی حکومت صوبے کو اسی آرٹیکل کے تحت براہ راست کنٹرول کر سکتی ہے لیکن مشیر اعلیٰ کے تقرر کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ سندھ میں اس وقت گورنر راج ہے لیکن گورنر بے اختیار اور وزیراعظم کے مشیر اعلیٰ برائے سندھ امور کی ایڈوائس کا پابند ہے۔ اسمبلی ہے لیکن وہ صرف اپنا اجلاس منعقد کر سکتی ہے لیکن نہ قانون سازی کر سکتی ہے اور نہ ہی لیڈر آف دی ہاؤس چن سکتی ہے۔ اسمبلی موجود ہے لیکن بجٹ مشیر اعلیٰ پریس کانفرنس کر کے پیش کریں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پارلیمانی نظام کی نئی قسم کسی اعلیٰ سطح کی لیبارٹری میں تیار کر لی گئی ہے اور اب سندھ میں اس کا تجربہ ہو رہا ہے۔ حکومت جس بھونڈے انداز سے سندھ کے معاملات کو ڈیل کر رہی ہے اس کا فوری نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ایم کیو ایم اور پاکستان پیپلزپارٹی ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئے ہیں۔ سندھ کی شہری آبادی کے لیڈر الطاف حسین اور دیہی آبادی کی لیڈر بے نظیر بھٹو دونوں اس وقت جلاوطنی (Exile) کی زندگی گزار رہے ہیں۔ صوبے میں غیر نمائندہ اور ناپسندیدہ افراد مسلط کر دیئے گئے ہیں۔ اگر حکومت کا یہ

دعویٰ درست ہے کہ گورنر راج کے نتیجہ میں حالات نارمل ہو گئے ہیں تو صوبائی اسمبلی یا بحال کردی جانی چاہئے یا توڑ کر نئے انتخابات کا اعلان ہونا چاہئے۔ تلخ حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی ۵۲ سالہ تاریخ سے قطعاً سبق سیکھنے کو تیار نہیں۔ ہر حاکم اقتدار و اختیارات کے حوالے سے اپنی ذات کو فیصل آباد کا گھنٹہ گھر بنانا چاہتا ہے۔ وہ اپنے ہر غیر آئینی اور غیر قانونی قدم کو نظریۂ ضرورت کا لبادہ اوڑھا دیتا ہے۔

بھارت سے کشیدگی کے حوالے سے رواں مہینے میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ کشمیر کے محاذ پر شدید جھڑپیں جاری ہیں۔ بھارت نے دراس کی تلولنگ اور ۵۱۰ سلوپ چوٹیوں پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے جسے پاکستان نے مکمل طور پر مسترد نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ بھارت کوئی اہم کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ بہرحال بھارت کی سیاسی قیادت' عسکری قیادت اور اپوزیشن اس معاملے میں یکسو ہے اور وہ پاکستان سے کارگل کی چوکیاں خالی کرائے بغیر مذاکرات کے لئے قطعی تیار نہیں۔ پاکستان کے تمام سابق فوجی جرنیل اور دفاعی ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر پاکستان نے اس موقع کو ضائع کیا اور جو کامیابی میدان جنگ میں حاصل کی گئی ہے ماضی کی طرح اسے مذاکرات کی میز پر ہار دیا تو پاکستان کی کریڈیبلٹی ختم ہو کر رہ جائے گی۔ بعض دفاعی ماہرین نے تو اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ اگر اس موقع پر پسپائی اختیار کی گئی تو عین ممکن ہے کہ ردعمل میں مجاہدین اور حربی تنظیمیں اپنا رخ بھارت سے موڑ کر پاکستان کی طرف کر لیں اور یہاں قیامت برپا کر دیں۔ موجودہ عسکری قیادت نے کارگل کی ان انتہائی اہم چوٹیوں پر قبضہ اس لئے نہیں کیا تھا کہ بھارت واویلا کرے گا تو ان چوٹیوں کو خالی کر دیا جائے گا لہٰذا وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں یا نہ کریں ان کا موقف بھی بالکل واضح ہے۔ البتہ ہماری سیاسی قیادت تھر تھر کانپ رہی ہے۔ کشمیر پر موقف کی تبدیلی کے اعلانات بھی ہو رہے ہیں اور ان کی تردید بھی کی جا رہی ہے۔ میاں صاحب نے اپنے گذشتہ دور حکومت میں بھی بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے تھرڈ آپشن کی بات کی تھی پھر عوامی ردعمل کے نتیجہ میں مکر جانا ہی غنیمت جانا جس پر بی بی سی نے کیسٹ سنادی۔ اب وزیراعظم نے ۵۲ سالہ موقف میں تبدیلی کی بات کی ہے اور پھر اس سے بھی منحرف ہو گئے ہیں۔ ہم کشمیر کے معاملے میں انتہائی سخت موقف کے قائل نہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میاں صاحب خود میں اتنی اخلاقی جرأت کیوں نہیں پیدا کرتے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ سابقہ موقف کو تبدیل کئے بغیر خطے میں امن قائم نہیں ہو سکتا تو وہ اس کا برملا اعلان بھی کریں اور اس پر ڈٹ بھی جائیں اگر ہر معاملے میں کرسی کے کھسک جانے کا خوف ان کے ذہن پر مسلط رہے گا تو وہ کوئی قابل ذکر کارنامہ سرانجام نہیں دے سکیں گے۔ یا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ڈٹ کر دلائل کی جنگ لڑیں جو کشمیر کے حوالے سے غیر لچکدار رویہ اپنانے کے حق میں ہیں اور انہیں قائل کریں یا خود قائل ہو جائیں۔ پھر جس پر دل ٹھک جائے اس پر ڈٹ جائیں۔ لیکن دل کی بات کھل کر اور واضح طور پر سامنے لانے کی بجائے اگر وہ کرسی کی کمزوری اور مضبوطی کے حوالے سے مہرے آگے پیچھے کرتے رہیں گے تو کرسی نے کب کسی کا ہمیشہ ساتھ دیا ہے۔ یہ زندگی عارضی ہے تو اقتدار کیسے دائمی ہو سکتا ہے۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ کنٹرول لائن پر دونوں ممالک کی فوجیں آمنے سامنے آگئیں۔ (ایک خبر)

✪ گویا طبل جنگ کسی وقت بھی بج سکتا ہے۔

☆ اردو کو قومی زبان بنانے کیلئے صرف حکومتی فیصلے کا انتظار ہے۔ (چیئرمین مقتدرہ قومی زبان)

✪ لہٰذا نصف صدی مزید انتظار فرمائیں!

☆ امریکہ اور جنوبی کوریا کو تباہ کر دیں گے۔ (شمالی کوریا کی دھمکی)

✪ لگتا ہے امریکہ کی واحد عالمی تھانیدار کی حیثیت کا جلد خاتمہ ہونے والا ہے!

☆ بلاسود بینکاری نظام دنیا کی ضرورت بن چکا ہے۔ (پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین احسن اقبال)

✪ امید ہے اس نیک کام کی ابتدا پاکستان ہی سے ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

☆ پیپلز پارٹی کے اجلاس میں جیالوں کی طرف سے فری سٹائل ریسلنگ کا مظاہرہ!

✪ "دمادم مست قلندر' مار کٹائی میں جیالوں کا پہلا نمبر"

☆ دوران سال واپڈا کو مچھلی کی پیداوار سے دو کروڑ ۸۶ لاکھ کی آمدنی ہوئی۔ (ترجمان واپڈا)

✪ واپڈا کی آمدنی تو بہت ہے مگر اسے سیاسی اور غیر سیاسی "مگرمچھ" ہڑپ کر جاتے ہیں۔

☆ پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران پارلیمانی سیکرٹری خواجہ ریاض محمود سوئے رہے۔

✪ کھلی کچہری لگانے والے خواجہ صاحب اسمبلی میں اگر سوئیں نہ تو آخر کیا کریں۔

☆ بیوروکریسی غریبوں کیلئے وزیراعظم کی رہائشی سکیم ناکام بنانے کیلئے سرگرداں ہے (مزدور رہنما)

✪ بیوروکریسی اپنا "فرض منصبی" ہی تو ادا کر رہی ہے!

☆ پاکستان و بھارت کے درمیان کشیدگی ختم کرانے کیلئے مذہبی قیادت کردار ادا کرے۔ (بے نظیر)

✪ مقام شکر ہے کہ بالآخر محترمہ پر بھی مذہبی قیادت کی اہمیت واضح ہو گئی ہے۔

☆ پوری کرکٹ ٹیم کو تین سال کے لئے جیل بھیج دیا جائے۔ (علامہ طاہر القادری)

✪ ورلڈ کپ میں کرکٹ ٹیم کی شکست سے مذہبی قیادت کے جذبات بھی "مجروح" ہو گئے ہیں۔

☆ ویسٹ انڈیز کے نامور کھلاڑی ویوین رچرڈ کی طرف سے سیاست میں آنے کا اعلان! (ایک خبر)

✪ ویوین رچرڈ بھی شاید دوسرا "عمران خان" بننا چاہتا ہے۔

☆ مصطفیٰ کھر کے دور وزارت میں ان کے کتوں کی سیر و تفریح اور بھینسوں کا چارہ لانے کے لئے واپڈا کے تین کروڑ روپے خرچ ہو گئے۔ (ایک خبر)

✪ کھر صاحب! اپنے کتوں کی "ساکھ" کو نقصان پہنچانے کے جرم میں واپڈا حکام کے خلاف دعویٰ دائر کریں!

☆ پی آئی اے میں گولڈن ہینڈ شیک سکیم کے بعد "سلور ہینڈ شیک سکیم" کا اجراء۔ (ایک خبر)

✪ ملازمین جلدی کریں وگرنہ آئندہ "آئرن" ہینڈ شیک سکیم سے سابقہ پیش آ سکتا ہے۔

شریعت اسلامی کے نفاذ کے ضمن میں شریف خاندان سے وابستہ امیدیں کبھی کی دم توڑ چکی ہیں

''متحدہ اسلامی انقلابی محاذ'' میں شامل جماعتوں میں سے ایک اہم نام شائع ہونے سے رہ گیا ہے!

روزنامہ ''صحافت'' لاہور کے چیف ایڈیٹر خوشنود علی خان کے نام امیر تنظیم اسلامی کا مراسلہ

روزنامہ ''صحافت'' لاہور نے اپنی ۱۹ جون ۹۹ء کی اشاعت کے رنگین خصوصی ایڈیشن میں صفحہ اول پر ملک کی سیاسی صورتحال اور حالات حاضرہ کے حوالے سے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ایک مفصل باتصویر انٹرویو شائع کیا تھا جس میں قریباً ہر شعبۂ زندگی سے متعلق سوال جواب شامل تھے۔ اس انٹرویو کی طباعت میں بعض واقعاتی اغلاط کے ساتھ ساتھ کمپوزنگ کی غلطیاں بھی کوفت کا باعث بنیں جس پر امیر محترم نے ایڈیٹر صحافت محترم خوشنود علی خان کے نام ایک خط میں اس انٹرویو کی اشاعت پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان اغلاط کی نشاندہی کی۔ امیر محترم کا یہ خط ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔ روزنامہ صحافت میں شائع شدہ یہ مفصل انٹرویو اگر اللہ نے چاہا تو جولائی کے ''میثاق'' میں شائع کردیا جائے گا۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۰/جون ۱۹۹۹ء

محترمی برادرم خوشنود علی خان صاحب' چیف ایڈیٹر روزنامہ ''صحافت'' لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے اپنے موقر جریدے میں میرا ایک مفصل انٹرویو نمایاں طور پر شائع کیا جس سے میرے خیالات و نظریات کی ایک بڑے پیمانے پر اشاعت اور بڑی تعداد میں لوگوں تک ابلاغ و تبلیغ کی صورت پیدا ہوئی ـــــ لیکن شائع شدہ انٹرویو میں رپورٹنگ' ایڈیٹنگ' کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی گوناگوں غلطیوں نے نہ صرف یہ کہ اس کی افادیت کو متاثر کیا ہے بلکہ بعض غلط فہمیوں کا بھی امکان پیدا کردیا ہے۔ بنابریں یہ وضاحت نامہ پیش خدمت ہے۔ اسے براہ کرم جون کا توں شائع فرمادیں۔

۱) شریف خاندان سے اپنی توقع یا مایوسی کے ضمن میں میری بات متن میں تو درست شائع ہوئی ہے' لیکن ٹاپ پر جو نمایاں انٹرو لگایا ہے اس سے تاثر بالکل برعکس ہو گیا ہے۔ اور ''توقع ہو چلی تھی'' کی بجائے ''توقع ہو چلی ہے'' نے مفہوم بالکل ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ۱۹۹۷ء کے بعض حالات و واقعات کی بنا پر جو امیدیں شریعت اسلامی کے نفاذ کے ضمن میں' میرے دل میں پیدا ہوئی تھیں وہ کبھی کی دم توڑ چکیں بلکہ دفن بھی ہو چکیں۔

۲) ایک مہمل جملہ متن اور جلی انٹرو دونوں میں ان الفاظ میں شائع ہوا ہے کہ ''ہمارا دستور قرارداد مقاصد کی دفعہ ۲۲۷ کے باوجود منافقت کا پلندہ ہے!'' حالانکہ قرارداد مقاصد تو اب خود دستور کی ایک دفعہ (۲۔ الف) ہے' اس کی کسی ذیلی دفعات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اصل جملہ یوں تھا کہ ''ہمارا دستور قرارداد مقاصد اور دستور کی دفعہ ۲۲۷ کے باوجود منافقت کا پلندہ ہے!'' اس لئے کہ جب تک قرارداد مقاصد کو پورے دستور پر حاوی نہ قرار دیا جائے اور دفعہ ۲۲۷ کو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات تک محدود رکھا جائے' یہ دونوں عملاً بالکل غیر مؤثر ہیں!

۳) میں نے ''جس متحدہ اسلامی انقلابی محاذ'' کے قیام کے تجویز پیش کی تھی اس میں جن جماعتوں نے شمولیت اختیار کی ہے ان میں سے ایک اہم نام مولانا محمد اکرم اعوان صاحب کی تنظیم الاخوان کا بھی ہے اور یہ ناممکن ہے کہ میں نے اس کا نام نہ لیا ہو لیکن اس کا ذکر شائع ہونے سے رہ گیا ہے۔ جس سے ہمارے دوستوں کو بجا طور پر شکایت پیدا ہوئی۔

۴) پاکستان کے مستقبل کے بارے میں بھی میری بات ادھوری شائع ہونے کے باعث مغالطہ آمیز ہو گئی ہے۔ میرا یہ گمان غالب تو ہمیشہ کی طرح اب بھی قائم ہے کہ بالآخر ارض پاکستان (اور ملحقہ افغانستان) ہی سے نظام خلافت علی منہاج النبوت کے اس عالمی سطح پر قیام کا آغاز ہو گا جس کی صریح پیشین گوئیاں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں ـــــ البتہ بحالات موجودہ اپنی عملی روش کی بنا پر اندیشہ ہے کہ مستقبل قریب میں ہم پر عذاب الٰہی کا ۱۷ء کی قسم کا کوئی کوڑا نہ پڑ جائے! اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے اپنی حفظ و امان میں رکھے! آمین!! بہر حال جو بھی حالات ہوں اقامت دین کے لئے جدوجہد ہم پر ہر حال میں لازم ہے جسے ہم کسی صورت ترک نہیں کرسکتے۔

۵) اسی طرح ہم اس وقت قومی اور اجتماعی سطح پر اللہ کی جس سزا میں گرفتار ہیں یعنی سورۂ توبہ کی آیات ۷۵ تا ۷۷ کے مطابق نفاق و منافقت' اس کا ذکر بھی اجمال و اختصار کے باعث مبہم ہو گیا ہے ـــــ یہ نفاق ہم پر سہ گونہ طور پر حملہ آور ہے ـــــ (i) نفاق باہمی' یعنی قوم متحارب قومیتوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ (ii) نفاق عملی ـــــ یعنی حدیث نبویؐ میں بیان شدہ علاماتِ نفاق یعنی جھوٹ' وعدہ خلافی اور خیانت کے عام ہونے کے نتیجے میں اخلاق کا دیوالیہ نکل گیا ہے' اور (iii) نفاق دستوری جس کا ذکر پہلے آچکا ہے یعنی یہ کہ دستور پاکستان میں پورا اسلام موجود بھی ہے لیکن عملاً ع ''ہرچند کہیں کہ ہے' نہیں ہے!'' کے مصداق! یعنی قطعاً غیر مؤثر!

۶) میں نے اپنی جس خدمت قرآن کا ذکر کیا تھا کہ میں نے تفسیر تو نہیں لکھی البتہ تفسیر پڑھنے والے لوگ پیدا کئے ہیں' اس کے ضمن میں تفہیم القرآن کے ساتھ ساتھ دوسری تفاسیر کا بھی ذکر تھا!

۷) آخر میں کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی بعض غلطیوں کی نشاندہی بھی کر رہا ہوں تاکہ آپ اسکے معیار کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دیں: (۱) کالم نمبر ۱ کے وسط میں ''برائیاں'' کی جگہ ''لڑائیاں'' چھپ گیا ہے۔ (۲) اس کے آخری سے پہلی سطر میں ''تشخیص'' کی بجائے ''تشخص'' شائع ہو گیا ہے۔ (۳) کالم نمبر ۶ کی پانچویں سطر میں ''بہر حال'' نے ''بدحالی'' کا روپ دھار لیا ہے۔ (۴) کالم نمبر ۷ میں ''جوڈیشری'' کی بجائے ''جوڈیشل'' لکھا گیا ہے اور صفحہ آخر میں ''پنبہ'' کی املاء ''پمبا'' کردی گئی ہے۔

آخر میں دوبارہ تہہ دل سے شکریئے کے ساتھ ـــــ

مخلص

ڈاکٹر اسرار احمد

خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت

——— انتخاب : فرقان دانش خان ———

جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آپہنچا تو انہوں نے حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا تاکہ انہیں اپنے بعد خلیفہ مقرر کر جائیں۔ اور ان سے فرمایا : "میں تمہیں ایک ایسی وصیت کر رہا ہوں جسے اگر تم نے یاد رکھا تو تمہارے نزدیک موت سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہوگی' اور موت تو تمہیں بہر حال آئے گی۔ اگر تم اسے فراموش کر بیٹھے تو تمہارے نزدیک موت سے زیادہ مبغوض کوئی چیز نہ ہوگی' اگرچہ تم موت کو روک نہ سکو گے۔ رات میں تم پر اللہ کا ایک حق ہے جسے وہ دن میں نہیں قبول کرے گا اور دن میں کچھ حق ہے جسے رات میں وہ قبول نہیں کرتا' اچھی طرح سمجھ لو کہ جب تک فرائض ادا نہ کر دیئے جائیں کوئی نفل کام نہیں کیا جاتا۔ قیامت کے دن جس کے نیکی کے پلڑے ہلکے ہوں وہ صرف اس لئے ہلکے ہوں گے کہ اس نے دنیا میں باطل کی پیروی کی اور اسے ایک معمولی بات سمجھا۔ جس ترازو میں صرف باطل رکھا جائے اسے ہلکا ہی ہونا چاہئے۔ جس میزان میں صرف حق رکھا جائے اسے بھاری ہی ہونا چاہئے۔ اگر تم میری اس وصیت کو محفوظ رکھ سکے تو نگاہوں سے اوجھل کوئی چیز تمہارے نزدیک موت سے زیادہ پسندیدہ نہ ہوگی' جبکہ اس سے کوئی مفر بھی نہیں اور اگر تم نے میری یہ وصیت ضائع کر دی تو نظروں سے چھپی ہوئی کوئی چیز تمہارے لئے موت سے زیادہ مبغوض نہ ہو گی حالانکہ تم اس پر قابو نہیں پاسکتے۔

اے ابن خطاب! اپنے بعد تمہیں خلیفہ بنانے میں میرے پیش نظر وہ امور و مسائل ہیں جن کو میں چھوڑے جا رہا ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ آپ کس طرح ہم کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے اور ہمارے بال بچوں کا اپنے بال بچوں سے زیادہ خیال رکھتے تھے' یہاں تک کہ ہمارا یہ دستور ہو گیا تھا کہ ہم آپ کے گھر والوں کو جو تحائف بھیجتے تھے وہ آپ ہی کے بچے ہوئے تحائف ہوتے تھے جو ہمارے پاس خود آپ کے یہاں سے آتے تھے! تم میرے ساتھ رہے ہو اور تم نے دیکھا ہے کہ میں اپنے پیش رو کے نقش قدم پر چلتا رہا ہوں۔ خدا کی قسم میں نے خواب و خیال میں بھی کبھی راہ راست سے قدم نہیں ہٹائے۔

اے عمر! پہلی چیز جس کی طرف سے میں تمہیں ہوشیار رہنے کی نصیحت کرتا ہوں وہ خود تمہارا نفس ہے' ہر نفس کی کچھ خواہش ہوتی ہے اور جب تم اس کی یہ خواہش پوری کرو گے تو نفس آگے بڑھ کر دوسری خواہش کے لئے مچلنے لگے گا اور دیکھو! اس گروہ سے ہوشیار رہنا جن کے پیٹ پھول گئے ہیں۔ نگاہوں میں ہوس بس گئی ہے اور ان میں سے ہر ایک کو صرف اپنا ذاتی مفاد عزیز تر ہے۔ ان میں سے کسی ایک کے پاؤں پھسلیں گے تو ان سب کو حیرانی ہو گی۔ خبردار! یہ ایک تم نہ ہونا۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ جب تک تم اللہ سے ڈرتے رہو گے۔ یہ لوگ تم سے ڈرتے رہیں گے۔ جب تک تمہاری روش درست رہے گی یہ لوگ بھی تمہارے لئے سیدھے رہیں گے"۔

گوشہ سیرتؐ

آنحضور ﷺ کی حیات طیبہ - روشنی کا ایک مینار

ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو' صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے۔ اگر دولت مند ہو تو مکے کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو' اگر غریب ہو تو شعب ابی طالب میں محصور اور مدینے کے مہمان کی کیفیت سنو' اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو' اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر ایک نظر ڈالو' اگر تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدس کو دیکھو' اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو' اگر تنہائی و بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکے کے صادق و امین نبی ﷺ کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے' اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو' اگر یتیم ہو تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشے کو نہ بھولو' اگر عدالت کے قاضی اور پنچایت کے ثالث ہو تو کعبے میں طلوع آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجر اسود کو کعبے کے ایک گوشے میں کھڑا کر رہا ہے' مدینے کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو' جس کی نظر انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے' اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو' اگر اولاد والے ہو تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے والد اور حسنؓ اور حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو۔ غرض تم جو کوئی ہو اور کسی حال میں بھی ہو تمہاری زندگی کے لئے نمونہ' تمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کے لئے سامان' تمہارے ظلمت خانے کے لئے ہدایت کا چراغ اور راہنمائی کا نور محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔

(خطبات مدارس از سید سلیمان ندوی سے ایک اقتباس)

سود خور کے کفن سے سانپ لپٹ گیا

کوئٹہ کے علاقہ شیخ ماندہ میں سود کا کاروبار کرنے والے ایک شخص پر انتقال ہوتے ہی عذاب نازل ہونا شروع ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق ۱۱ جون کو جب اس شخص کی میت قبر میں لٹا کر اوپر سے کپڑا اُتارا تو اس کے کفن کے اوپر موٹا تازہ سانپ لپٹا ہوا تھا۔ جس کے بڑے بڑے دانت تھے اور آنکھیں سرخ تھیں۔ لوگوں نے سانپ کو مارنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔ علماء نے میت کو اسی طرح دفنانے کا حکم دے دیا۔

(نوائے وقت' ۱۷ جون ۹۹ء)

رواں مالی سال کا بجٹ : امکانات و خدشات

تحریر : مرزا ندیم بیگ

وفاقی وزیر خزانہ نے گذشتہ دنوں قومی اسمبلی میں پاکستان کا وفاقی بجٹ برائے سال ۲۰۰۰ء-۱۹۹۹ء پیش کیا۔ بجٹ کی رونمائی کے بعد حسب سابق حکومتی عہدیداروں اور کارندوں نے اسے موجودہ صدی کا 'بہترین' 'متوازن' اور عوامی بجٹ قرار دیا جبکہ دوسری جانب اپوزیشن مخالفت برائے مخالفت کا فرض منصبی سرانجام دیتے ہوئے اسے غریب کش اور مہنگائی میں اضافے کا بجٹ قرار دے رہی ہے۔

وفاقی وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا وہ حجم کے اعتبار سے ۶ کھرب ۴۲ ارب اور ۲۰ کروڑ روپے کا ہے اس بجٹ میں ۱۱۳ ارب ۷۰ کروڑ روپے کا خسارہ ظاہر کیا گیا ہے اور مزید قابل ذکر بات یہ کہ اس میں جتنے وسائل حاصل ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے اسی قدر اخراجات کا بھی اندازہ ہے۔ حکومت نے واشگاف انداز میں بجٹ کو ٹیکس فری اور متوازن قرار دیا ہے۔

پیش کردہ بجٹ کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں یکم جولائی ۹۹ء سے خصوصی الاؤنس دینے کا اعلان کیا گیا ہے جو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگا۔ اس الاؤنس کے مطابق گریڈ ۱ تا ۱۶ کے سرکاری ملازمین ۲۵ فیصد اور گریڈ ۱۷ سے ۲۲ تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں ۲۰ فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی اسی شرح سے اضافے کا اعلان کیا گیا ہے جو واقعتاً ایک مستحسن قدم ہے۔

دوسری جانب وفاقی حکومت نے یکم جولائی سے بلدیاتی اداروں کی جانب سے عائد ضلع ٹیکس اور محصول چونگیوں کو بھی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو عوامی لحاظ سے تو اچھا فیصلہ ہے مگر قابل تشویش امر یہ ہے کہ ملک بھر میں محصول چونگیوں سے وابستہ ۲۵ ہزار ملازمین کا کیا بنے گا۔ اگر انہیں فارغ کیا گیا تو ملک میں روزافزوں بڑھتی ہوئی بیروزگاری میں ایک بہت بڑا اضافہ ہوگا لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ وہ ان ملازمین کو فارغ کرنے کی بجائے بلدیاتی اداروں کے مختلف ترقیاتی منصوبوں میں کھپانے کا بندوبست کرے۔

وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں غربت کے خاتمے کے لئے بھی ایک فنڈ قائم کرنے کی خوشخبری سنائی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ ہم اسے ختم کرکے رہیں گے مگر اس کے لئے وسائل کہاں سے آئیں گے اس کا کوئی حل یا فارمولہ نہیں بتایا۔ علاوہ ازیں بجٹ میں ۱۱۳ ارب ۷۰ کروڑ روپے کے جس خسارے کا ذکر کیا گیا ہے اسے پورا کرنے کا معاملہ بھی ایک معمہ ہے۔

حکومت کو اس حقیقت سے بھی چشم پوشی نہیں کرنی چاہئے کہ گزشتہ سال ہماری معاشی کارکردگی کوئی قابل ذکر نہیں رہی مثلاً قومی آمدن میں اضافہ ۳.۱ فیصد کے حساب سے ہوا جبکہ ہدف ۵ فیصد تھا۔ زراعت میں ۰.۴ فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس کا ہدف ۴.۳ تھا۔ اس طرح کی کیفیت صنعتی شعبے میں بھی نظر آتی ہے مثلاً سرمایہ کاری کا ہدف ۱۸ فیصد تھا لیکن سرمایہ کاری صرف ۱۴.۸ فیصد کے قریب ہوئی۔ قومی بچتیں بھی توقع سے کم ہوئیں۔ کپاس کے بارے میں امید کی جا رہی تھی کہ اس کی پیداوار ۱۰ ملین گانٹھیں ہوگی مگر اس کی پیداوار صرف ۸.۸ ملین رہی۔ گندم کی پیداوار بھی ۱۹ ملین ٹن کی بجائے ۱۸ ملین ٹن ہوئی۔

ان اعداد و شمار کی روشنی میں موجودہ بجٹ حکومت کے لئے ایک چیلنج ہے اور حکومت اس چیلنج سے اس وقت تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتی جب تک ملک میں جاری سودی نظام معیشت کو تین طلاقیں دے کر ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا جاتا کیونکہ ہماری معیشت کا بیشتر اور قیمتی حصہ سودخوروں کی جیبوں میں چلا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری معیشت مسلسل خسارے کے گرداب میں پھنستی جا رہی ہے۔ حالانکہ ملکی معیشت میں استحکام کے امکانات بہت ہیں مگر بگاڑ کی جڑ ملک کا مقتدر طبقہ اور اندرونی و بیرونی سودخور ہیں جو ملکی معیشت سے جونک کی مانند اس کا تمام تر خون چوسنے میں مصروف ہیں۔ جس کے باعث ملکی معیشت میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہیں آتی۔

لہٰذا ملکی معیشت کی بہتری کے لئے فوری طور پر سب سے پہلے سودی معیشت کا خاتمہ ازحد ضروری ہے۔ اس کے بعد حکومت اور اپوزیشن کی تمیز روا رکھے بغیر ملکی خزانے سے لوٹا ہوا سو ارب ڈالر سے زائد کا مال بیرونی بینکوں سے فوراً واپس لایا جائے تو ملکی معیشت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہے۔

حکومت کا دعویٰ ہے کہ اسکے پیش کردہ سالانہ بجٹ کے بعد کوئی ضمنی یا منی بجٹ نہیں آئے گا۔ ماضی کے تجربات کی روشنی میں کوئی اس پر اعتبار کرنے کو تیار نہیں لہٰذا وفاقی وزیر خزانہ کو اعتبار کی بحالی کیلئے اس بار اپنی بات پر قائم رہتے ہوئے ثابت کر دینا چاہئے کہ موجودہ بجٹ پورے سال کا بجٹ ہے اور اس دوران کوئی منی بجٹ نہیں آئے گا۔ بہرحال اگر کوئی منی بجٹ یا مہنگائی کا ریلا نہ آیا تو موجودہ بجٹ کو قدرے متوازن قرار دیا جا سکتا ہے۔

ضرورت رشتہ

اعلیٰ تعلیم یافتہ' باعزت گھرانے اور دینی ماحول سے تعلق رکھنے والی دراز قد' عمر ۲۶ سال' ایم اے (پولیٹیکل سائنس) دوشیزہ کے لئے دینی مزاج کے حامل خاندان سے مناسب رشتہ درکار ہے۔

معرفت: مدیر "ندائے خلافت" 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور

رینجرز میں مذہبی استاد (R.T) ' عمر ۲۵ سال' تعلیم ایم اے کے لئے شرعی پردے پر عامل مذہبی گھرانے سے موزوں رشتہ درکار ہے۔

رابطہ : عادل جہانگیر فون : 7230589

رسول اکرم ﷺ کے امت پر احسانات اور فطرت سلیمہ کا تقاضا

جناب رسول اللہ ﷺ کے احسانات امت پر بے شمار ہیں کہ صرف تبلیغ ہی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان کی اصلاح کے لئے تدبیریں سوچیں۔ ان کے لئے راتیں رات بھر کھڑے ہو کر دعائیں کیں۔ ان کے احتمال معصیت سے دلگیر ہوئے اور تبلیغ گو مامور بہ تھی لیکن تاہم اس میں واسطہ نعمت تو ہوئے بہرحال آپ محسن بھی ہیں اور واسطہ احسان بھی' پس اس حالت میں مقتضا فطرت سلیمہ کا یہ ہوتا ہے کہ ایسی ذات کے واسطے دعائیں نکلتی ہیں۔ خصوصاً جب کہ مکافاۃ بالکل نہ ہو سکے اور ہمارا عاجز ہونا اس مکافات سے ظاہر ہے کیونکہ ان نعماء کا افاضہ غیر نبی سے نبی پر محالات سے ہے اور دعاء رحمت سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں اور اس میں بھی رحمت خاصہ کاملہ کی دعا جو کہ درود کا مفہوم ہے اس لئے شریعت نے اسی فطرۃ سلیمہ کے مطابق درود شریف کا امر کہیں وجوباً کہیں استحباباً فرمایا۔

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب : مولانا اشرف علی تھانوی)

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا دورۂ آزاد کشمیر

۱۴ مئی کو ناظم حلقہ آزاد کشمیر نے یہ خوش کن اطلاع دی کہ ۲۹ مئی کو امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ ۲ دن کے لئے آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد تشریف لائیں گے۔ یہ خبر جونہی مقامی امیر جناب عبدالقیوم کو ملی انہوں نے فوراً رفقاء کی میٹنگ بلائی۔ مقامی امیر نے رفقاء سے کہا کہ اگرچہ وقت کم ہے تاہم رفقاء خلوص سے محنت کریں تو یہ پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہو گا' ان شاءاللہ۔ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ پوسٹرز کی بجائے دعوتی کارڈز کا انتظام کیا جائے تاکہ ذاتی رابطہ بھی ساتھ ساتھ قائم ہوتا جائے گا اس فیصلے کے بعد رفقاء نے اسی دن کام کا آغاز کر دیا۔ ڈیڑھ ہفتہ کی جان توڑ محنت کے بعد بالآخر ۲۹ مئی کا دن آگیا اور امیر محترم ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق کے ہمراہ مظفر آباد تشریف لے آئے۔ ۲۹ مئی ہی کی شام امیر محترم نے رفقاء حلقہ آزاد کشمیر کا اجتماع طلب کیا۔ بعد نماز مغرب صدارتی سیکرٹریٹ میں سابق فوجیوں کے ریسٹ ہاؤس میں رفقاء جمع ہو گئے۔ شخصی تعارف کے بعد امیر محترم نے سوالات کی اجازت مرحمت فرمائی تو سب رفقاء کی طرف سے ایک ہی سوال سامنے آیا کہ کام کو آگے کیسے بڑھایا جائے؟ امیر محترم نے فرمایا کہ درس قرآن کو تدریس کی حد تک رکھا جائے اور اس میں بھی دعوت تنظیم پر زور دیا جائے۔ اور سب سے زیادہ امیر محترم نے جس چیز پر زور دیا وہ ذاتی رابطہ ہے۔ امیر محترم نے کہا کہ ہر رفیق دعوت تنظیم کو اپنا ہدف بنائے۔ یہ اجتماع تقریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ اس کے بعد امیر محترم کی اقتدا میں نماز عشاء باجماعت ادا کی گئی۔ بعد ازاں امیر محترم ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق کے ہمراہ ہوٹل نیلم ویو تشریف لے گئے۔

۳۰ مئی کو امیر محترم کا یونیورسٹی آڈیٹوریم میں خطاب تھا' جس کا موضوع "اسلامی انقلاب کا نبویؐ طریق کار" تھا۔ جلسہ گاہ میں قبل از وقت لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے۔ جلسے کی کارروائی مقررہ وقت پر شروع ہو گئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مقامی امیر جناب عبدالقیوم قریشی نے سنبھالے۔ افغان قاری عبداللہ نے قرآن کی تلاوت کی۔ بعد ازاں سٹیج سیکرٹری نے جلسہ کی صدارت کے لئے آزاد کشمیر حلقہ کے امیر اور جید عالم دین سید مظفر حسین ندوی کو صدارتی نشست پر تشریف رکھنے کی دعوت دی۔ ناظم حلقہ بھی سٹیج پر تشریف لائے۔ بعد ازاں امیر محترم کو دعوت خطاب دی گئی۔ امیر محترم نے انقلاب کا مفہوم دینی اصطلاحات سے صرف نظر کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ بعد ازاں اس خاکے میں دینی رنگ کو شامل کر کے مکمل اور مدلل انداز میں حاضرین کے سامنے بیان فرمایا۔ راقم نے اس سے قبل بھی بارہا امیر محترم کو اس موضوع پر خطاب کرتے ہوئے سنا تھا مگر اس روز امیر محترم نے اس جامعیت سے خطاب فرمایا کہ یہ خطاب سامعین کے ذہنوں میں نقش ہو کر رہ گیا۔ اس کا اندازہ راقم نے اس بات سے بھی لگایا کہ شرکائے اجتماع سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ جس طرح ہم پر بات آج واضح ہوئی ہے کہ اجتماعی طور پر انقلاب کیسے آئے گا؟ اس سے قبل کسی عالم دین سے انہوں نے یہ نہیں سنا۔ شرکاء میں زیادہ تعداد پڑھے لکھے اور دین کا ذوق رکھنے والے لوگوں کی تھی۔

راقم نے جب ایک عالم دین سے جو مفتی بھی ہیں' رابطہ کیا تو انہوں نے امانت کا حق ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ دو باتیں ان پر آج واضح ہوئی ہیں۔ (۱) کہ "انقلاب محمدیؐ" کے وقت مسلمانوں کے مقابلے میں مشرک تھے اور آج مسلمانوں کے مقابلے میں مسلمان ہیں' تو یہاں کیسے مسلح تصادم ہو گا؟ محترم ڈاکٹر صاحب نے آج اس عقدے کو کھول دیا کہ ہم عدم تشدد کی روش اپنا کر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تنظیم و تربیت کے بغیر انقلاب کو کامیابی سے ہمکنار کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ جب اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں سے رابطہ کیا تو ان کے تاثرات یہ تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے جو احادیث بیان فرمائی ہیں وہ ان کی چھان بین کریں گے اور اگر یہ واقعی احادیث نبویؐ سے درست استدلال کیا گیا ہے تو یہ دین کا ایک اہم کام ہے جو کرنے والا ہے. جو علماء نے ان سے او جھل رکھا یا وہ دین کے اس حرکی تصور سے آگاہ ہی نہیں ہیں۔ مکتبہ پر لوگوں کا ہجوم اس بات کا غماز تھا کہ لوگوں نے کتنی دلچسپی سے سنا ہے۔ مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ امیر محترم کی تقریر آٹھ بجے شروع ہوئی اور دس بجے اختتام پذیر ہوئی۔

امیر محترم سے بعض حضرات نے ذاتی ملاقات بھی کی جن میں مظفر آباد تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام جاری عربی کلاس کے شرکاء بھی شامل تھے۔ سپاہ صحابہؓ کے چند زعماء بھی امیر محترم سے ملے اور سپاہ صحابہؓ کے رہنما مولانا علی شیر حیدری کی رہائی میں مدد کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام کے اختتام پر دو رفقاء کا اضافہ ہوا۔ ان کے نام اسرار احمد قریشی اور شیخ اعجاز بشیر ہیں۔ امیر محترم کی تقریر آزاد کشمیر کے ریڈیو انجینئر نے ریکارڈ کی جو روزانہ ۲۰ منٹ کی اقساط میں نشر کی جا رہی ہے۔ اس طرح امیر محترم کے خطاب کے حوالے سے بھی آزاد کشمیر ریڈیو مظفر آباد دو دن مقامی خبروں میں سامعین تک ان کی آمد اور خطاب کا اعلان کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ امیر محترم کی آمد اور اس کے بعد پیدا ہونے والے موافق حالات و ثمرات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین۔ اس پروگرام میں رفقاء و احباب نے جو محنت کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور دین و دنیا کی بھلائی نصیب فرمائے۔ آمین

(رپورٹ : صابر کیانی)

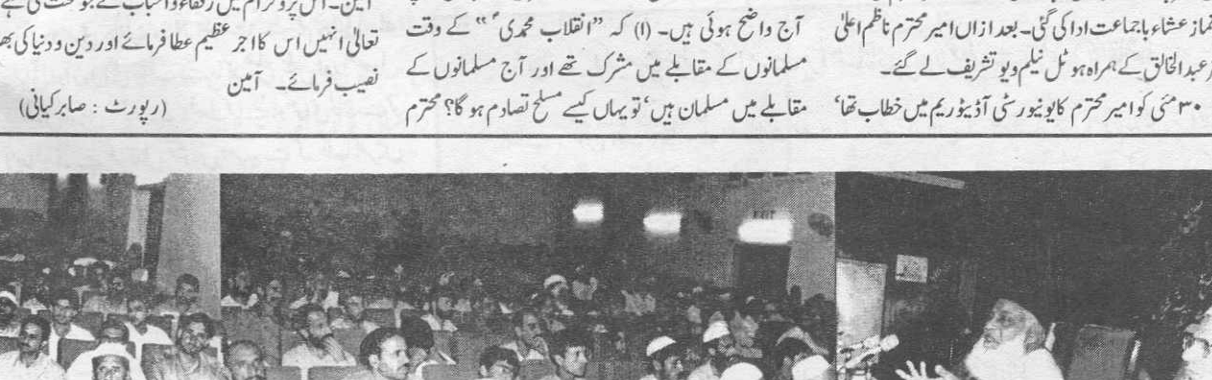

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد یونیورسٹی آڈیٹوریم مظفر آباد میں "اسلامی انقلاب کا نبویؐ طریق کار" کے موضوع پر خطاب فرما رہے ہیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق بھی ساتھ بیٹھے ہیں۔

حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام
مری میں دو روزہ پروگرام

۲۲، ۲۳ مئی کو حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام مری میں دو روزہ پروگرام ترتیب دیا گیا۔ ۱۸ رفقاء شریک ہوئے۔ دوران سفر کھانے کے آداب اور مسنون دعاؤں پر تفصیل سے مذاکرہ ہوا۔ بھیکا گلی کی مارکیٹ کی چھت پر دعوتی کیمپ لگایا گیا۔ ٹینٹ لگانے، کھانے اور مناسب آرام کے بعد کام کا آغاز کیا گیا۔ ہینڈ بل بعنوان "اسلام مذہب نہیں، دین ہے" مختلف جگہوں پر تقسیم کیے گئے۔ چونکہ بعد نماز عصر درس قرآن میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ چونکہ وزیر اعظم پاکستان بھی اسی روز مری کے دورے پر آ رہے تھے لہٰذا انتظامیہ نے کارنر میٹنگ کی اجازت نہیں دی۔ بعد نماز عصر محترم محمد شبیر خان نے "فرائض دینی کا جامع تصور" کے موضوع پر گفتگو کی۔ کیمپ کے قریب واقع مسجد میں تبلیغی جماعت کے احباب موجود تھے۔ امیر دو روزہ محترم اشرف صاحب نے ان سے بھی ملاقات کی اور اپنے پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد نماز مغرب تعارفی نشست ہوئی۔ رفقاء نے تنظیم میں شمولیت کی وجوہات بیان کیں۔ بعد ازاں حافظ شفیق احمد نے "انبیاء کرام علیہم السلام کا مقصد بعثت" کے موضوع پر گفتگو کی۔ بعد نماز فجر تجوید کی کلاس ہوئی۔ ناشتے اور مختصر وقفے کے بعد ساتھی گشت کے لئے نکلے۔ لوگوں کو ۱۰ بجے کے درس قرآن میں شرکت کی دعوت دی۔ چوک میں کارنر میٹنگ کی گئی۔ جس سے جناب محمد شبیر خان اور رشید قدوس نے خطاب کیا۔

درس قرآن میں حافظ شفیق احمد اعوان نے "انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجے کا فلسفہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ دو روزہ پروگرام سے واپسی کے سفر میں مختلف جگہوں پر ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے۔ (رپورٹ: حافظ شفیق احمد)

حلقہ سندھ کے زیر اہتمام
ماہانہ شب بسری و تربیتی اجتماع

حلقہ سندھ کے زیر اہتمام شب بسری و تربیتی اجتماع قرآن اکیڈمی کراچی میں ۵ جون عشاء سے شروع ہو کر ۶ جون کو صبح ساڑھے دس بجے اختتام پذیر ہوا۔ یہ پہلا شب بسری پروگرام تھا جسے ماہانہ تربیتی اجتماع کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ امیر حلقہ سندھ جناب نسیم الدین نے پروگرام کا تعارف کروایا۔ جناب نوید احمد نے مذاکرہ کی شکل میں درس دیا اور رفقاء سے سوالات بھی کیے تاکہ وہ ذہنی طور پر متوجہ رہیں۔ انہوں نے سورہ یٰسین کے تیسرے رکوع کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے چار نشانیاں بیان کی ہیں۔ پہلی یہ کہ مردہ زمین کس طرح بارش کے بعد ہری بھری ہو جاتی ہے، غلہ پیدا ہوتا ہے، باغات لگ جاتے ہیں جن میں کھجوریں لگتی ہیں۔ انگور پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اللہ نے ان کو ترو تازہ رکھنے کے لئے جگہ جگہ چشمے بہا کر پانی پہنچانے کا بندوبست کر دیا۔ تو یہ پھل اور میوے قدرت الٰہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ انسان میں طاقت ہی نہیں کہ انگور یا کھجور کا دانہ پیدا کر سکے۔ پھر بھی انسان اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ دوسری مثال جملہ اشیاء کے جوڑے پیدا کرنے کی ہے جو انسانوں، حیوانوں اور دوسری مخلوقات میں اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ سائنس کے مطابق جوڑوں کا وجود کائنات کی ہر چیز میں پایا جاتا ہے۔ تیسری نشانی یہ کہ دن و رات میں جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں، کیسی باقاعدگی پائی جاتی ہے۔ شمس و قمر اور ستاروں کو ایک حکیمانہ نظام میں پرو رکھا ہے آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ چاند کی بھی منزلیں مقرر ہیں۔ چودھویں شب کو چاند پورا ہو کر گھٹنے لگتا ہے، آخر کھجور کی خشک ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ سورج اور چاند کی چال اس طرح ہے کہ آفتاب کی مجال نہیں ہے کہ چاند کو جا پکڑے۔ چوتھی نشانی اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں طوفان آیا، اس وقت نسل انسانی فقط ایک کشتی کے ذریعہ محفوظ رہی۔ یہ سب نشانیاں اللہ کی توحید، اس کی نعمتیں اور آخرت کی طرف رہنمائی کر رہی ہیں پھر بھی انسان اس کی توحید نہیں مانتا، شکر ادا نہیں کرتا اور آخرت کا انکار کرتا ہے۔

حاصل مطالعہ کے پروگرام میں جناب عبدالرحمٰن ہنگورہ نے ڈاکٹر بلوک نور باقی صاحب کی کتاب "قرآنی آیات اور سائنسی حقائق" کے ایک باب "قرآن میں نوبل انعام یافتہ نظریہ کا مقام" کا مطالعہ کروایا جو سورۂ یٰسین کی آیت نمبر ۳۶ کے حوالہ سے تھا۔

اس کے بعد امیر حلقہ جناب نسیم الدین صاحب نے دعوت کی اہمیت و ضرورت کو واضح کیا۔ اگلے روز رفقاء نے انفرادی طور پر نوافل ادا کئے۔ بعد ازاں اجتماعی پروگرام میں وضو اور تیمم کے مسائل جناب انجینئر نوید احمد نے بیان کئے۔ نماز فجر کے بعد مطالعہ حدیث کا پروگرام ہوا جس میں جلال الدین اکبر نے حدیث نبویؐ بیان کی۔

ناشتہ و ضروریات کے بعد ۹ بجے از سر نو پروگرام کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے انجینئر نوید احمد نے سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر ۱۸ تا ۲۱ کا درس دیا۔ محترم اعجاز لطیف نے سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے واقعات اور آپ کا خلیفہ بننے کے بعد سب سے پہلا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ آخر میں امیر حلقہ سندھ محترم نسیم الدین صاحب نے سورۂ یٰسین میں بیان کردہ اللہ کی نعمتوں اور اس کی نشانیوں کے حوالہ سے اللہ اور رسول کے احکامات کو ماننے پر زور دیا کہ اسی طرح ہی اللہ کا شکر ادا کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے نیکیوں میں آگے بڑھنے اور نیکی پر فوراً عمل کرنے پر زور دیا۔ (رپورٹ: واحد علی رضوی)

اُسرہ تیمرگرہ کا ایک روزہ پروگرام

اسرہ تیمرگرہ ضلع دیر کا ایک روزہ پروگرام ۲۹ مئی کو مالا کنڈ پائیں میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں چھ رفقاء اور دو احباب نے شرکت کی۔ ۲۹ مئی کو نماز عصر سے پہلے یہ قافلہ گاؤں کی جامع مسجد پہنچا۔ خطیب مسجد مولوی سراج الدین صاحب سے ملاقات ہوئی جنہوں نے بھرپور تعاون فرمایا۔ مولانا موصوف "میثاق" کے خریدار اور امیر محترم کے مداح ہیں۔

نماز عصر پڑھ کر مولانا غلام اللہ حقانی نے "عبادت رب" کا وسیع مفہوم بیان کیا، آپ نے کہا کہ دین صرف مسجد کی حد تک محدود نہیں بلکہ باہر کی زندگی میں بھی اللہ کی اطاعت ہو گی، تو یہی کامل بندگی اور عبادت رب ہے۔ نماز مغرب کی دوسری نشست میں غلام اللہ خان حقانی نے منہج انقلاب نبویؐ کی خصوصیات واضح کیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیاوی مفادات والی جماعت اس منہج سے نہیں گزر سکتی۔ نماز عشاء کے بعد درس قرآن میں مولانا موصوف نے کہا کہ کس طرح انسان اپنے رب کو پہچان کر اس کا شکریہ ادا کرتا ہے اور کیونکر عبادت رب کے لئے رہنمائی چاہتا ہے، آخر میں سوال و جواب پر نشست ختم ہو گئی۔ اگلی صبح باہمی مذاکرہ ہوا اور انفرادی دعوت کا کام کیا گیا۔

نماز ظہر کے بعد مولانا غلام اللہ حقانی نے سورۂ رحمان کے حوالے سے عظمت قرآن پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی صلاحیتوں کو قرآن سمجھنے، پھیلانے اور قائم کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔ ان دعوتی نشستوں میں احباب کی تعداد ۵۰ سے ۱۰۰ کے درمیان رہی۔ احباب میں سے ایک نے تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ یوں ایک روزہ پروگرام کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: احسان الودود)

انتقال پر ملال

رفیق تنظیم اسلامی اُسرہ دیر جناب سید حکیم خان صاحب کی والدہ صاحبہ ۲۸ مئی کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئی ہیں۔ تمام رفقاء سے دعا کی درخواست ہے اللہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اللّٰھم اغفرلھا وارحمھا وادخلھا فی رحمتک وحاسبھا حسابا یسیرا، آمین یا رب العلمین

☆ ☆ ☆

نقیب اُسرہ دیر جناب سعید اللہ خان صاحب اور رفیق تنظیم جناب منظور احمد صاحب کی ہمشیرہ ۳۰ مئی کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئی ہیں۔ مرحومہ طویل عرصہ سے بیمار تھیں۔ اللہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ **اللّٰھم اغفرلھا وارحمھا وادخلھا فی رحمتک وحاسبھا حسابا یسیرا، آمین یا رب العلمین**

ایک کمپیوٹر ڈی (CD) میں امیر تنظیم اسلامی
ڈاکٹر اسرار احمد
کا بیان کردہ پورے قرآن مجید کا ترجمہ و مختصر تشریح

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8' شمارہ 24
سالانہ زرِ تعاون -/175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03

معاونین برائے ادارت:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

"اسلامک جنرل نالج ورکشاپ" کی تقریب تقسیم اسناد

میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے طلباء کے لئے مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام قرآن کالج لاہور میں ایک اسلامک جنرل نالج ورکشاپ منعقد کی گئی۔ جس کا دورانیہ ایک ماہ تھا۔ اس ورکشاپ کے انعقاد کا مقصد نوجوان نسل کو بنیادی دینی تصورات سے آگاہ کرنا تھا تاکہ وہ اپنی آئندہ عملی زندگی اللہ اور رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ مورخہ ۱۲ جون ۹۹ء ورکشاپ کے اختتام پر ایک پروقار تقریب میں اس کے شرکاء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ صدر مؤسس انجمن خدام القرآن اور امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے تقریب کی صدارت کی۔ نائب امیر حافظ عاکف سعید اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق بھی ساتھ تھے' کورس میں شریک طالب علم قاری افضل حسین ہاشمی نے تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز کیا۔ قرآن کالج کے استاد اور ہوسٹل وارڈن پروفیسر مسعود اقبال نے کورس کا تعارف کراتے ہوئے شرکاء کو بتایا کہ اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کے زیر عنوان گزشتہ ایک ماہ میں مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب' مطالعہ حدیث' تجوید و قراءت' عربی گرامر' تعارف ارکان اسلام و مسائل نماز اور کمپیوٹر ایپلیکیشنز پر مشتمل چھ مضامین پڑھائے گئے۔ کالج کے اساتذہ محمد رشید ارشد' محمد نوید عباسی' علاؤالدین اور مسعود اقبال نے ان مضامین کو پڑھانے کی ذمہ داری نبھائی۔

انہوں نے بتایا کہ کورس میں ۱۹ طلباء شریک ہوئے۔ جن میں ۱۰ لاہور سے ۲ جہلم اور ۲ وہاڑی سے جبکہ اسلام آباد' کراچی' ملتان' پھالیہ اور گجرات سے تعلق رکھنے والے ایک ایک طالب علم نے کورس میں شرکت کی۔ ایک بزرگ طالب علم جناب منظور کھوکھر نے بھی اس کورس سے استفادہ کیا۔ جن کی عمر ۸۵ برس ہے۔ اس کے بعد طلباء نے اپنا تعارف کرایا۔ جناب منظور کھوکھر نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں میٹرک کیا۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۷ء تک انجینئرنگ ڈپلومہ کیا۔ اس کے بعد ۱۹۵۰ء تک ریلوے میں ملازمت کی۔ مگر محکمانہ بدعنوانیوں اور کرپشن کی وجہ سے ملازمت چھوڑ دی۔ انہوں نے بتایا کہ جہاں بھی کوئی دینی کورس ہوتا ہے میری ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ اس میں شرکت کروں۔ انہوں نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے کہا دینی تعلیم ضرور حاصل کریں لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس پر عمل ضرور کریں' ورنہ کوئی فائدہ نہیں۔

کورس ھذا میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم حافظ عبدالسنان نے کورس کے بارے میں تاثرات بیان کئے اور اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ میرا تعلق جہلم سے ہے۔ والد ماہنامہ میثاق کے قاری ہیں۔ مجھے بھی اسی میگزین سے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے افکار سے آگاہی حاصل ہوئی۔ میثاق میں کورس کا اشتہار دیکھا تو یہاں چلا آیا۔ تمام اساتذہ نے بہت محنت سے پڑھایا' خصوصاً تجوید کا مجھے بہت فائدہ ہوا کیونکہ میں نے قرآن تو حفظ کیا ہوا ہے مگر تجوید کے بہت سے قواعد سے واقف نہ تھا۔

دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم زین العابدین کا تعلق اسلام آباد سے تھا۔ انہوں نے کہا میرے والد ایئر فورس میں تھے۔ تنظیم اسلامی کے رفیق ہیں۔ اس لئے مجھے ڈاکٹر صاحب کے کیسٹس اور کتب سے استفادہ کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ میثاق کا بھی قاری ہوں۔ میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہو کر سوچا کہ کچھ نہ کچھ دینی تعلیم حاصل کروں۔ کالج ہاسٹل میں رہائش کے دوران یہاں کا اسلامی ماحول بہت پسند آیا۔ کورس کے دوران قرآن کے بہت سے نظریات واضح ہوئے۔ رشید ارشد صاحب نے مطالعہ حدیث کے پیریڈ میں مغربی تعلیم کی وجہ سے ہمارے ذہنوں میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کو دور کیا۔ مجھے قرآن کالج اور اس کورس کی تربیتی روٹین بہت پسند آئی اور اس بات پر دلی خوشی ہوئی کہ پاکستان میں بھی ایسے معیاری دینی ادارے موجود ہیں جہاں دین و دنیا کو ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔

تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم مصدق مناص خادم نے کہا کہ میرے بڑے بھائی نے اسی کالج سے بی اے کیا ہے۔ انہی کے ذریعے اس کورس کا پتا چلا۔ یہ کورس ہمارے لئے بہت مفید رہا۔ کالج کا دینی ماحول بہت پسند آیا۔ باقی جن طلباء نے اپنا تعارف کروایا ان کے نام یہ ہیں:

① نعمان اشرف ② عبداللہ ریاض ③ معاذ افتخار ④ حافظ عاطف ⑤ افضال احمد ⑥ منعم محمود ⑥ محمد ذیشان یونس ⑦ محمد وقاص فضل ⑧ فیاض احمد ⑨ محمد صابر ⑩ افضل حسین ہاشمی اور ⑪ محمد آصف۔ اس کے بعد طلباء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ جبکہ پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کو انعام میں نقد رقم بھی دی گئی۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے طلباء سے گفتگو کرتے ہوئے کہا مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ حضرات میں بڑا ٹیلنٹ موجود ہے۔ اور آپ عمرانی علوم کی تعلیم حاصل کر کے دین کی بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔

قرآن کالج دراصل سوشل سائنسز اور دینی علوم کو جمع کرنے کی کوشش ہے۔ عام نوجوانوں کا خیال ہوتا ہے کہ اعلیٰ کیریئر کے لئے ڈاکٹر یا انجینئر بنا جائے جو سائنس کے راستے سے ممکن ہے لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ یہ حضرات دنیا کی قیادت نہیں کرتے۔ ان لوگوں کا کام ملازمت ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ شعبے باعزت معاش کا ذریعہ ہیں لیکن دنیا کی قسمت بنانے اور بگاڑنے والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو عمرانی علوم کے ماہرین ہوتے ہیں مثلاً وکلاء' سیاستدان اور ماہرین معاشیات وغیرہ کیونکہ دنیا کی قیادت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

ایٹم بم بنانے والے سیاستدان بعد میں پچھتاتے رہے کیونکہ استعمال کا اختیار ان کے پاس نہ تھا۔

قائداعظم ایک وکیل تھے' علامہ اقبال بھی فلسفی و مفکر اور پیشہ کے اعتبار سے وکیل تھے۔ بدقسمتی سے لوگوں کو یہ مغالطہ ہو گیا ہے کہ سائنس کے شعبوں میں ترقی ہے۔ نتیجتاً یونیورسٹیوں میں فلسفے کے شعبے بند ہو رہے ہیں۔

ہمارا یہ کالج اس رجحان کو تبدیل کرنے کی کوشش ہے تاکہ عمرانی علوم کا قرآنی ہدایت سے جوڑ بٹھایا جائے۔ اپنی جگہ یہ ایک عظیم ترین خدمت انسانی ہے۔

ہمیں نوع انسانی کی سوچ کا رخ اللہ اور آسمانی ہدایت کی طرف موڑنا ہے۔ جبکہ آج ان کا رخ مادیت کی طرف ہے۔ یہ انبیاء والا کام ہے۔ آپ اس کار رسالت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں کیونکہ ختم نبوت کی وجہ سے ہم اس کار رسالت کے امین ہیں اور ہمیں اللہ کو راضی کرنے کے لئے لوگوں تک اس ہدایت کو پہنچانا ہے۔

(رپورٹ: فرقان دانش خان)